کیا سلطان بلبن کی کوئی بیٹی حضرت باباصاحبؒ سے منسوب تھی

(از: جناب وحید احمد مسعود صاحب)

یہ تو ماہرین نفسیات ہی بتا سکتے ہیں کہ پرانے صوفی تذکرہ نگار بے اصولی روائتیں اپنے تذکروں میں لکھنے کے کیوں عادی تھے۔ بہرحال یہ روایت کہ حضرت باباصاحب علیہ الرحمۃ کی شادی بلبن کی صاحبزادی سے ہوئی تھی سراسر اس لئے بھی بے بنیاد ہے کہ تذکرہ نگاروں نے اپنا مآخذ نہیں بتایا ہے اور نہ عقیدتمندوں کے پاس اس کی کوئی سند ہے۔ رسالہ برہان دہلی کے جولائی ۱۹۶۵ء کے پرچے میں اپنی وسیع معلومات کے ذریعہ مندرجہ بالا سرخی کے تحت جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی نے مزید توجہ فرما کر اس روایت کی تردید کی ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ معاصرین اور بعد کے مستند حضرات نے اپنی تصانیف میں اسکا کوئی ذکر نہیں کیا ہے اگر اس اہم بات کی کوئی حقیقت ہوتی تو کوئی نہ کوئی کچھ اشارہ تو کرتا۔ ہرچند یہ استدلال وقیع ہو مگر اصولاً عدم ذکر سے کسی شئے کے وجود کا انکار صحیح نہیں مانا جاتا۔ اگر تاریخی طور پر تردید ہی کرنا تھی تو بلبن کے واقعاتِ زندگی سے اسے غلط ثابت کیا جاتا۔

قدم اوّل پر تشریح ضروری تھی کہ بلبن کسی شخص کا نام نہیں تھا بلکہ الغ خاں اور ارسلان خاں کی طرح کا خطاب یا عہدہ تھا۔ چنانچہ تاریخ والوں سے پوشیدہ نہیں کہ عہد شمسی میں کم از کم دو بلبن ضرور تھے۔ ایک بلبن غیاث الدین تھا اور دوسرا بلبن اعز الدین تھا اور دونوں ہمعصر بھی تھے۔ لہٰذا طے کرنا ضروری ہے کہ باباصاحبؒ سے شادی کی روایت کون سے بلبن کی صاحبزادی کے متعلق مشہور رہے اور اسکا اندازہ ان دونوں بلبنوں کے حالات سے کیا جا سکتا

تاریخ بتاتی ہے کہ غیاث الدین بلبن کو بخارا کے تاجروں سے سلطان شمس الدین التمش
نے ۶۳۰ھ میں خرید اتھا سب سے پہلے وہ رضیہ کا میر شکار بنایا گیا تھا اسکے بعد ریواڑی اور
نی کی گورنری مرحمت ہوئی تھی۔ یہ محقق ہے کہ وہ سلطان کا داماد نہیں تھا۔ اب اگر اسکی شادی
ی سے بھی ہوئی تو ۶۳۰ھ میں یا اسکے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ کشفی تذکرے کی روایت ہے کہ
ن کی صاحبزادی حضرت بابا صاحب کے عقد نکاح میں ۶۳۲ھ کو آئی تھی۔ اور اس کشفی روایات
عام طور پر معتقدین تسلیم بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ غیاث الدین بلبن کی صاحبزادی ۶۳۴ھ
بھی ہرگز شادی کے قابل نہیں ہو سکتی تھی۔ کھلا ہوا نتیجہ یہ ہے کہ غیاث الدین بلبن کی بیٹی سے
با صاحبؒ کی شادی کا تصور ناممکنات میں سے ہے۔ اس روایت کو جملہ تذکروں سے حذف کر دینا چاہیئے
اعز الدین بلبن کے متعلق یہ ہے کہ اس نے بنگال میں نمایاں خدمات کی تھیں۔ وہ سلطان
س الدین التمش کا بلاشبہ داماد تھا۔ اسے شہزادہ بھی کہا جاتا تھا اور وہ چند گھنٹوں کیلئے تخت دہلی
تمکن بھی رہا تھا۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ سنہ ۶۳۹ھ / ۱۲۴۱ میں تخت دہلی پر اسنے اپنا حق ثابت کر کے قبضہ
لیکن اسی روز تاجپوشی کے بعد شام کو رکن الدین فیروز شاہ کے صاحبزادے علاء الدین مسعود
اہ نے اسے زیر کر کے تخت لے لیا اور خود سلطان بنا۔ ان حقائق کے بعد تحقیق طلب یہ ہے
سلطان التمش کی صاحبزادی سے اسکی شادی کس سال ہوئی تھی حضرت بابا صاحبؒ سے اس کے
لقات و روابط کیسے تھے اور ۶۳۴ھ میں اس کی صاحبزادی شادی کے قابل تھی یا اس کے
ئی صاحبزادی ہی نہیں تھی اور یہ رشتہ حضرت بابا صاحبؒ سے کس طرح ہوا تھا۔ ان سوالوں
ے جوابات سے حقیقت کا پتہ چل سکتا ہے۔

کوئی ماہر تاریخ اور خصوصاً پروفیسر محمد اسلم صاحب اعز الدین بلبن کے متعلق جملہ
ی واقفیت بہم پہنچانے کی زحمت گوارہ فرمائیں تو یہ معمہ بھی حل ہو سکتا ہے اور معتقدین
احسانِ عظیم ہو گا۔

با کریماں کارہا دشوار نیست